ذوالحجہ کے دس دنوں کی فضیلت

تحریر: عبدالرحیم، بلتستانی

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کیلئے خصوصی اوقات مقرر فرمائے ہیں جن میں اعمال کے درجات وفضائل بقیہ ایام کی بہ نسبت بہت زیادہ ہوتے ہیں ان اوقات میں سے ذوالحجہ کے پہلے دس دن بھی ہیں۔ان کی فضیلت میں کتاب وسنت میں بہت سے دلائل وارد ہوئے ہیں۔ان میں چند درج ذیل ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿**والفجر ٥ وليال عشر**﴾[الفجر:۱،۲] ''قسم فجر کی اور دس راتوں کی''۔

امام ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: ''کہ اس سے مراد ذوالحجہ کے دس دن ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباس، حضرت عبداللہ بن زبیر اور مجاہد رضی اللہ عنہم اور دیگر متعدد سلف وخلف بھی اس کے قائل ہیں۔ [تفسیر ابن کثیر:۴/ ۵۰۵] اور اسی آیت کی تفسیر امام شوکانی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: (**وليال عشر: أى ليال عشر من ذى الحجة**)[فتح القدیر:۵/۴۳۲]

دس راتوں سے مراد ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔یہی بات تمام تفاسیر میں موجود ہے۔ان میں سے بعض تفاسیر کا حوالہ ایسر التفاسیر: ۵/ ۵۶۵، روح المعانی: ۱۵/ ۱۳۷،صفوۃ التفاسیر: ۳/ ۵۵۶، زاد المسیر فی علم التفسیر: ۸/ ۲۳۸، تفسیر قرطبی: ۱۰/ ۳۹، تفسیر القرآن لکلام الرحمٰن: ص:۳۹۲، تفسیر فی ظلال القرآن: ۶/ ۳۹۰۲، اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن: ۸/ ۵۲۱۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿**ويذكروا اسم الله فى أيام معلومات**﴾[الحج:۲۸]

(**قال ابن عباسؓ: ايام العشر**) حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اللہ کو معلوم دنوں میں یاد کرو، معلوم دن سے مراد ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔[صحیح بخاری:۲/ ۳۷۶، ۳۷۷]

۳۔ **عن ابن عباسؓ قال: قال رسول الله ﷺ: "ما العمل فى أيام أفضل من هذا العشر قالوا: ولا الجهاد؟ قال ولا الجهاد، الا رجل خرج يخاطر بنفسه وماله فلم يرجع**

بشیء". [صحیح بخاری، ترمذی] ''حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زمانے کے تمام دنوں میں ان دس دنوں سے کوئی افضل عمل نہیں۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا جہاد بھی نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جہاد بھی نہیں۔ مگر وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں اپنی جان ومال خطرے میں ڈال کر نکلتا ہے اور واپس کوئی چیز لے کر نہیں لوٹتا''۔

۴۔ **عن ابن عمرؓ قال: قال رسول الله ﷺ: "ما من أيام أعظم عند الله سبحانه ولا أحب العمل فيهن من هذه الأيام العشر. فأكثروا فيهن من التهليل والتكبير والتحميد".** [مسند احمد: ۲/۷۵، ۱۳۱] ''عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دس دنوں سے زیادہ بڑا فضیلت والا عظمت والا کوئی دن نہیں جس میں کوئی عمل ان میں کئے گئے عمل سے زیادہ محبوب ہو لہٰذا تم ان دنوں میں کثرت سے لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ کہو''۔

۵۔ حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباسؓ کی سابقہ حدیث کی وجہ سے ان دنوں میں نیک اعمال میں سخت محنت کرتے تھے۔ **اذ دخلت أيام العشر اجتهد اجتهاداً شديداً حتى مايكاد يقدر عليه۔** [سنن الدارمی، رقم:۱۷۷۴] ''جب عشرہ ذوالحجہ شروع ہو جاتا تو خوب کوشش اور جدوجہد سے نیک عمل کرتے''۔

عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت کی وجہ:

۱۔ حافظ ابن حجر فتح الباری کے اندر لکھتے ہیں: **(والذی یظهر ان السبب فی امتیاز عشرة ذوالحجة لمکان اجتماع أمهات العبادة فیه. وهی الصلاة، والصیام، والصدقة، والحج ولایأتی ذلک فی غیره)** [فتح الباری:۲/۴۶۰] ''عشرہ ذوالحجہ کے امتیاز کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں میں تمام بنیادی عبادات جمع ہوتی ہیں اور وہ یہ ہیں: نماز، روزہ، حج، صدقہ اور ان دنوں کے علاوہ کسی اور دنوں میں یہ چیزیں جمع نہیں ہوتیں''۔

۲۔ ان دس دنوں میں سے ایک دن یوم عرفہ کا دن ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا عرفہ کے دن روزہ کے بارے میں تو آپؐ نے فرمایا: **(یکفر السنه الماضیه والباقیة)** [صحیح مسلم] ''کہ یوم عرفہ کا روزہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہ مٹا دیتا ہے''۔

۳۔ انہی دس دنوں میں سے ایک دن یوم النحر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **(ان أعظم الأيام عند**

الله یوم النحر ثم یوم القر)[ابوداوٗد] ''بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب دنوں میں پر عظمت دن یوم النحر (قربانی کا پہلا دن) پھر یوم القر (قربانی کا دوسرا دن) ہے''۔ واللہ اعلم بالصواب

علمائے محققین، اہل العلم میں سے کہتے ہیں کہ ذوالحجہ کے دس دن تمام دنوں سے افضل ہیں، اور راتوں میں سے رمضان المبارک کا آخری عشرہ تمام راتوں سے زیادہ فضیلت والا ہے۔

ان دنوں میں جن کاموں کا کرنا مستحب ہے:

۱۔ الصلوٰۃ (نماز): فرض نمازوں کے وقت تکبیرات کا کہنا مستحب ہے اور نوافل میں بھی کثرت کرنا، بیشک یہ چیز قربتوں کے لحاظ سے افضل ہے۔ (عن ثوبان قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: عليک بکثرة السجود لله فانک لا تسجد سجدة الا رفعک اليه بها درجه، وحط عنک بها خطيئة وهذا عام في کل وقت)[صحیح مسلم] ''حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ کیلئے اپنے سجود کو لازم کرو بے شک جب تو سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی طرف سجدہ کے ذریعے تیرا ایک درجہ بلند کرتا ہے اس کے ذریعے تجھ سے ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔ یہ سال کے ہر وقت میں ہو سکتا ہے''۔

۲۔ الصیام (روزہ): یہ بھی اعمال صالح میں داخل ہے۔ عن هنيده بن خالد عن امرأته عن بعض أزواج النبي ﷺ قالت کان رسول الله يصوم تسع ذي الحجة ويوم عاشوراء وثلاثة أيام من کل شهر۔[ابوداوٗد] ''ہنیدہ بن خالد اپنی بیوی سے وہ نبی ﷺ کی بیویوں میں سے کسی سے روایت کرتی ہے وہ کہتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نو ذوالحجہ اور یوم عاشوراء اور تین روزے ہر مہینے میں رکھتے تھے''۔

امام نوویؒ ایام عشرہ کے روزے کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ مستحب تاکیدی ہے۔

۳۔ التهليل والتکبير والتحميد: یعنی لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر، الحمد للہ کہنا۔ ابن عمرؓ کی سابقہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔ (فأکثروا فيهن من التهليل والتکبير والتحميد)[مسند احمد: ۲/ ۷۵، ۱۳۱] ''کہ ان دنوں میں کثرت سے لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ کہا کرو''۔

امام بخاری اپنی کتاب صحیح بخاری کے اندر رقم طراز ہیں: کان ابن عمرؓ وأبو هريرةؓ يخرجان الى

السوق فی أیام العشر یکبران ویکبر الناس بتکبیرهما۔[صحیح بخاری:۲/ ۳۷۷]''ابن عمرؓاور ابو ہریرہؓ ان دس دنوں میں جب بازار کی طرف جاتے تو تکبیرات کہتے اور لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیرات کہتے تھے''۔

امام بخاریؒ ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ:(وکان عمر یکبر فی قبته بمنی فلیسمعه أهل المسجد فیکبرون ویکبر أهل الأسواق حتی ترتج منی تکبیرًا)[صحیح بخاری:۲/ ۳۷۸]''عمرؓ منی میں اپنے خیمے میں تکبیرات کہتے تھے تو مسجد والے سن لیتے تھے وہ بھی تکبیرات کہتے اور بازار والے بھی۔تو منی تکبیرات سے گونج اٹھتا''۔ابن عمرؓ ان دنوں منی میں نمازوں کے بعد اور اپنے بستر پر اپنے خیمے میں اپنی مجلس میں لیٹے ہوئے چلتے ہوئے بیٹھے ہوئے تکبیرات کہتے تھے۔تکبیرات کو بلند آواز سے پڑھنا مستحب ہے۔کیونکہ عمرؓ اور ابو ہریرہؓ ایسا ہی کرتے تھے۔اس سنت کو زندہ رکھنا ہمارے لئے بہت ضروری ہے کیونکہ ہم مسلمان ہیں۔

۴۔ صیام یوم عرفہ: یوم عرفہ کا روزہ حاجیوں کے علاوہ عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:(احتسب علی الله أن یکفر السنة التی قبله والسنة التی بعده)[رواہ مسلم،رقم:۱۱۶۲]''عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں، میں اللہ تعالیٰ سے گمان رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایک سال کے گناہ گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے مٹادیں گے''۔

۵۔ یوم النحر: قربانی کے دن کی فضیلت۔آج کے مسلمان اس بڑے دن سے غفلت میں ہیں۔علامہ ابن القیم الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ:خیر الأیام عند الله یوم النحر وهو یوم الحج الأکبر۔''اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین دن نحر(قربانی) کا پہلا دن ہے اور یہی حج اکبر ہے''۔

اس کی دلیل سنن ابوداؤد میں موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:(ان اعظم الأیام عند الله یوم النحر ثم یوم القر)[ابوداؤد]''بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے عظمت والا دن یوم النحر (قربانی کا پہلا دن) ہے۔پھر اس کے بعد یوم القر یعنی وہ دن جو منی میں ٹھہرنے کا ہے یعنی ۱۱رذوالحجہ کا دن ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے یوم عرفہ افضل ہے۔کیونکہ حدیث پاک میں ہے اس دن اللہ تعالیٰ یوم عرفہ کے روزے کو۲سال کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے اور اس دن اللہ تعالیٰ بہت زیادہ لوگوں کی گردنوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہے۔اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اس دن اپنے بندوں کو قریب کر کے پھر اسی جگہ جہاں لوگ میدان عرفات میں جمع ہیں۔ان پر فرشتوں سے فخر کرتا ہے۔[صحیح مسلم]